OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
Vol.10 Issue 11 June 2022

مطالعہ حدیث میں ڈاکٹر جمیلہ شوکت کی مساعی—ایک تجزیاتی مطالعہ

CONTRIBUTION OF DR. JAMILA SHAUKAT IN THE HADITH STUDIES, - AN ANALYSIS

Dr. Amina Batool
Assistant Professor, Department of Seerah & Islamic History,
Kulliya Usool ud Din, International Islamic University,
Islamabad.

Abstract: All praise be to Allah, Lord of Worlds .Peace and blessing of Allah be upon our prophet Muhammad and his family and companions. It is great blessing of Allah Almighty on this 'ummah' that He has preserved this 'dean' from distortion and discontinuity and that is by preserving His beloved book and 'sunnah' of His beloved prophet (صلی الله علیه وسلم) as Allah has promised in Holy Quran

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون

"We have understandingly sent down the reminder and we will surely preserve it' '

The above promise made by Allah is obviously fulfilled in the undisputed purity of the Quranic text throughout the fourteen centuries since its revelation. Similarly Allah preserved 'Sunnah' by enabling companions (Allah be pleased with them) and those after them, to memorize, write down and pass on the statements of the Prophet (peace be upon him) and description of His way, as well as to continue the blessing of practicing. In this regard extra ordinary efforts were made by our scholars (men and women**)** in every period of history and in different languages. This article is an effort to highlight contributions of Dr Jamila Shaukat in Hadith studies through following of her books: 1) Studies in Hadith, 2) A biographical study of Ibn e Rahwayh and 3) Muhaddithin e Andalus. While doing so First of all her biography is

presented, secondly a brief description of her works in Hadith studies is presented. The paper analyzes the above mentioned three works of Dr. Jamila Shoukat in terms of their scope, methodology and highlights their salient features.

Key words: Biography, Methodology, Salient features

بلاشبہ علم حدیث کو علوم شرعیہ میں نہایت اعلیٰ اور افضل مقام حاصل ہے کہ یہ شریعت اسلامی کا دوسرا اہم ماخذ اور مصدر ہے اللہ تعالی نے اس جلیل القدر اسلامی میراث کی حفاظت کے لیئے ہر دور میں ایسے جید اور عظیم علماء اور نقاد بھیجے جنہوں نے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیح و تمحیص، شرح واختصار غرض ھر اعتبار سے بے پناہ خدمات پیش کی اور یہ سلسلہ ہر زمانے نے اور ہر دور میں میں جاری رہا- اس ضمن میں خواتین عالمات نے بھی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں حدیث کی روایت ہو یا نقد، درس وتدریس ہو، یا حفظ ومذاکرہ، یا پھر تالیف وتصنیف-امہات المومنین کے دور سے عصر حاضر تک خواتین کی گراں قدر مساعی موجود ہیں.

زیر نظر مقالے میں ڈاکٹر جمیلہ شوکت کی علم حدیث کے میدان میں خدمات کو متعارف کرانے کی کوشش کی گئی ہے اس انتخاب کی متعدد وجوہات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انہوں نے نے عصر حاضر میں علوم اسلامیہ پر بالعموم اور اور علم حدیث پر بالخصوص انگریزی زبان میں کام کرنے کی کی ضرورت کو محسوس کیا

دوسری اہم وجہ نشر حدیث میں میں خواتین کی کی خدمات کو اجاگر کرنا ہے

اس مقالے میں میں ڈاکٹر جمیلہ شوکت صاحبہ کی کی مندرجہ ذیل تین کتب کا تعارف پیش کیا جائے گا

1-مطالعہ حدیث

2-اسحاق بن راہویہ کی سوانح عمری

3-محدثین اندلس

مصنفہ کے مختصر حالات زندگی

محترمہ جمیلہ شوکت نے 1941 میں جامعہ پنجاب سے ایم اے اسلامیات کی کی ڈگری حاصل کی-1972 میں میں کیمبرج یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری "تحقیق مسند"عنوان کے مقالے پر حاصل کی اور 1966 سے 2000

جامعہ پنجاب میں میں درس وتدریس کے فرائض انجام دیئے-وہ صدر شعبہ اسلامیات کے عہدے پر بھی فائز رہیں اور اور شیخ زاید سنٹر کی مدیر بھی-ان کی زیر نگرانی پچاس سے زائد ڈاکٹریٹ کے مقالہ جات اور ایم اے کی سطح کے متعدد مقالات تکمیل کو پہنچے-اسلامی نظریاتی کونسل کی رکن بھی رہیں اور اور تین علمی تحقیقی مجلے "الاضواء"،"القلم"اور مجلہ تحقیق"کی مدیر اعلی بھی رہیں-

انہوں نے نے عربی اردو اور انگریزی زبانوں میں 30 سے زائد عید مقالات لکھے

مطالعہ حدیث(Studiesin Hadith)

یہ کتاب انگریزی زبان میں ہے اور در حقیقت ان کے مختلف اوقات میں لکھے گئے مقالات کا مجموعہ ہے اس بات کی طرف انہوں نے اپنی کتاب کے پیش لفظ میں بھی اشارہ کیا ہے.[1]

اس کتاب میں مندرجہ ذیل موضوعات کااحاطہ کیا گیا ہے

1-علم حدیث کاارتقاء

2-تصنیفات حدیث کے اقسام

3- تحمل واداکے طرق

4-اسناد حدیث

5-طلب حدیث میں سفر

6-دوسری اور تیسری صدی میں مسانید

7-دوسری اور تیسری صدی میں مصنفات

9-کتب اطراف الحدیث

مذکورہ بالا کتاب میں علم حدیث کے ارتقاء اور اس ضمن میں کی جانے والی علمی خدمات کا جامع انداز میں احاطہ کیا گیاہے اگرچہ اس موضوع پرپر بے شمار کتب موجود ہیں لیکن چونکہ کہ یہ کتاب انگریزی زبان میں لکھی جانے والی معدودے چند کتب میں سے ہے اس لحاظ سے سے کافی اہمیت کی حامل ہے.

منہج کتاب

1-کتاب کے پیش لفظ میں مصنفہ نے اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ کتاب ان کے متفرق مقالات کا مجموعہ ہے جن کو قاری کی سہولت کے لیئے ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے

2-اس کے بعد انہوں نے کتاب میں مستعمل رموز واختصارات کی وضاحت کی[2]

3-کتاب کی تالیف میں معلومات کے حصول کے لیئے بنیادی ماخذ پر انحصار کیا گیا ہے مثال کے طور پر جب فروعات کے تراجم نقل کرتی ہیں تو طبقات کی کتب کی طرف طرف رجوع کرتی ہیں اور اس کی بہت سی مثالیں ہیں ایسے "ابوزکریا الحمانی الکوفی"[3]ان کے ترجمے کے لیے انہوں نے" تاریخ بغداد"[4]،"تہذیب التہذیب"[5]،"میزان الاعتدال"[6]،"سیر اعلام النبلاء"[7]کی طرف رجوع کیا[8]

4-بعض اوقات بنیادی مصادر کی بجائے فرعی مصادر کا بھی استعمال کرتی ہیں مثال کے طور پر "مصنف"[9]جو کہ ایک حدیثی اصطلاح ہے اس کی تعریف انہوں نے مصطلح الحدیث کی کتب کی بجائے گولڈ زیہر[10] سے نقل کی ہے

5-بعض اوقات وہ حدیث تو نقل کرتی ہیں لیکن کتب حدیث کی طرف ان کا حوالہ ذکر نہیں کرتی مثال کے طور پر "الاربعین"[11]کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے یہ حدیث نقل کی"من حفظ علی امتي اربعین حدیثا في امر دینھا بعثہ اللہ تعالی یوم القیامہ في زمرہ الفقھاء والعلماء"[12]لیکن انہوں نے اس حدیث کے لیے لیے لئے کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا صرف علماء کے نزدیک اس کا درجہ بیان کیا گیا اور اس میں بھی "الجامع لابن عبد البر"[13]اور "تحفۃ الاحوذی مبارک پوری"کی طرف اشارہ کیا[14].

6-مستشرقین کی آراء کو ذکر کرتی ہیں ہیں اور اور ان کے شبہات کا رد بھی کرتی ہیں[15]

مضامین کتاب

1-علم حدیث کا ارتقاء:اس عنوان کے تحت مولفہ نے تحریر کیا کہ علم حدیث تین بنیادی مراحل سے گزر کر پروان چڑھا

اً--تقیید العلم:اس سے مراد کتابت حدیث ہے(یعنی احادیث کو لکھ کر یا تحریری شکل میں محفوظ کرنا)اور اس مرحلے میں انہوں نے عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ مکتوبات بطور نمونہ ذکر کیے[16]

ب--تدوین علم:اس سے مراد بعد مختلف مقامات ءاجزاء پر لکھے گئے متفرق مجموعات احادیث کو کو ایک جگہ جمع کرنا ہے[17]

ج-تصنیف العلم: اس سے مراد جمع شدہ احادیث کو کو موضوعات اور ابواب کے اعتبار سے سے ترتیب دینا، اس مرحلے میں میں بہت سی انواع کی تصنیفات سامنے آئیں.[18]

2-کتب حدیث کی اقسام

اس موضوع کے تحت صحت مصنفہ نے حدیث کی کی متعدد انواع کتب ذکر کی ہیں-

1-الرسالہ	2-الصحیفہ
3-الجزء	4-الجامع
5-السنن	6-المصنف
7-المسند	8-المعجم
9-الاطراف	10-الامالی

3-تحمل حدیث کے طرق: اس عنوان کے تحت مصنفہ نے علم حدیث کی اہمیت اور ضرورت، اہل علم کے ہاں تحمل حدیث اور اور اداۓ حدیث کے معروف طرق اور روایت کے صیغے بیان کیئے ہیں[19]

4-طلب حدیث کے لئے سفر: عہدِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ وتابعین اور ان کے بعد آنے والے دور میں میں علم حدیث کی طلب میں سفر کا بیان اسی طرح مصنفہ نے نے سلف صالح کے بعض رحلات کا ذکر کیا ہے ہے اور اور ان رحلات کے کے علمی فائدے اور دل چسپ قصص بیان کئے ہیں[20]

5-علم حدیث اور اسناد: سند کی ابتدا اور عہدِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، عصر صحابہ اور خلفاء الراشدین کے دور میں میں تثبت اور تاکد کے اصول پر عمل کی مثالیں ذکر کی ہیں[21].

7-دوسری اور تیسری صدی میں میں مسانید: مسانید کی مختصر تعریف[22] بتانے کے بعد مصنفہ نے مسانید کی تصنیف و ترتیب میں علماء کے مختلف مناہج کی طرف اشارہ کیا ہے[23] اسی طرح انہوں نے یہ ذکر کیا کہ حدیث میں تالیف کا یہ رجحان کب ظاہر ہوا[24].

اس کے بعد انہوں نے اس بحث کو دو حصوں میں تقسیم کیا

اول: اس حصے میں محترمہ جمیلہ شوکت صاحبہ نے غیر مطبوعہ تصانیف ذکر کی اور ان کے اسماء کو مصنفین کی وفات کے مطابق ترتیب دیااور تقریبا75مسانید کاتذکرہ کیا[25].

ہر مسند کے تذکرہ کے ضمن میں مؤلف کے مختصر حالات زندگی،اور کتاب کا مختصر تعارف بتاتی ہیں نیز یہ کہ کتاب کس کتب خانہ میں موجودہیں.

ثانی: دوسرے حصے میں انہوں نے طبع شدہ اور مشہور تصانیف کاذکر کیاہے اس سلسلے میں صرف چار کتب بطور مثال ذکر کی جو یہ ہیں مسند الطیالسی،،مسند الحمیدی،مسند احمد بن حنبل،اور مسند اسحاق بن راہویہ[26]لیکن انہوں نے نہیں کچھ مشہور اور متداول مسانید کاذکر نہیں کیا،جن میں سے مسند بزار اور مسند ابو یعلی قابل ذکر ہیں باوجود اس کے کہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ تمام مسانید ذکر کریں گی البتہ پتہ جو مسانید کسی شاگرد کی جمع شدہ ہیں ان کاتذکرہ نہیں کریں گی[27]

اس بحث میں بھی کتاب کا نام،مصنف کے مختصر حالات زندگی،اور کتاب کا منہج نسبتا تفصیل سے بیان کرتی ہیں[28].

8-دوسری اور تیسری صدی میں مصنفات:اس بحث میں میں انہوں نے علم حدیث کے ارتقاء کا جائزہ لیا جو کہ کتابت سے شروع ہو کر تدوین اور پھر تصنیف کے مراحل طے کرتا گیا اسی طرح انہوں نے نے دوسری اور تیسری صدی ہجری میں تصنیف حدیث کی مختلف اقسام،اسلیب اور رجحانات پر روشنی ڈالی.[29]

اسی طرح"مصنف"کی اصطلاحی تعریف بیان کی اور تمام مصنفات میں سے 44 غیر طبع شدہ مصنفات کا مختصر تعارف بیش کیا[30]

9-اطراف الحدیث: جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے اس مبحث میں انہوں نے اطراف حدیث پر لکھی جانے والی کتابوں کا ذکر کیاہے،آغاز میں انہوں نے اطراف[31]کی تعریف بیان کی کی پھر اس فن میں تصنیف کی ابتداء کاذکر کیااور یہ رائے قائم کی کے سب سے پہلے جنہوں نے نے اس فن کی بنیاد رکھی وہ ابن سیرین[32]ہیں،اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ سلف صالح کا زیادہ تر اعتماد حفظ پر ہوتا تھا اور تحریر وکتابت پر کم ھی تکیہ کرتے تھے،چنانچہ وہ اپنی کتب میں حدیث کی صرف طرف ہی ذکر کرنے پر اکتفا کرتے اور ان میں سے کچھ تو کتابت حدیث کے باب میں صرف احادیث کی طرف لکھنے کی اجازت عزت دیتے تھے مثال کے طور پر انہوں نے نے ابراہیم النخعی کاذکر کیا کہ انہوں نے نے اپنے شاگردوں کو کو صرف اطراف

اف لکھنے کی اجازت دے رکھی تھی[33]۔اسی طرح انہوں نے حدیث میں تصنیف کے اس رجحان کے آغاز وارتقاء پر روشنی ڈالیں اور مصنفین کے کے اسالیب و مناہج بھی بیان کئے[34]۔

اس مبحث میں مصنفہ نے تقریبا17 کتب کا ذکر کیا اور کتاب مؤلف کا ترجمہ کا تعارف اور اور کتاب کی مختصر تعریف بیان کرتی ہیں[35].

کتاب کی خصوصیات

1-جامعیت اور شمولیت اس کتاب کی نمایاں صفت ہے ، جس کی بدولت قاری کے سامنے نے علم حدیث میں تالیف و تصنیف کے ارتقا کی صورت نکھر کر سامنے آتی ہے.

2-دوسری نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس کتاب میں میں مصنفہ نے نے بڑی کثیر تعداد میں مسانید اور مصنفات کا تذکرہ اور تعارف پیش کیا ہے جن میں سے بہت سی س کتب سب مفقود ہیں۔

2-محدثین اندلس

کتاب کا تعارف:

یہ کتاب اردو زبان میں لکھی گئی ہے ہے جس میں مصنفہ نے نے سرزمین اندلس کے کے تقریبا ایک سو سترہ محدثین کا تذکرہ کیا ہے ہے جن میں سے 92 مرد مرد اور 27 خواتین ہیں.

ترتیب کتاب:

مصنف نے اس کتاب کو زمانی اعتبار سے ترتیب دیا ہے ہے اور اور پہلے محدثین اور پھر محدثات کا تذکرہ کیا ہے

منہج کتاب:

مقدمہ:

کتاب کے مقدمہ میں مصنفہ نے نے اس کتاب کی تصنیف کا سبب ذکر کیا اور وہ یہ ہے کہ خدمت حدیث میں سرزمین اندلس کے محدثین کرام کے کردار کا جائزہ لیا جائے اس کی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ سرزمین اندلس اپنے علمی میراث میں بڑی ذرخیز ہے اس خزانے کو منظر عام پر پر لانا چاہتی[36].

ان کی مشکلات نعت کبھی ذکر کیا یا جو انہیں نہیں کتاب کی تصنیف میں پیش آئی[37]

اسی طرح انہوں نے نے کتاب کے منہج کے حوالے سے کچھ باتیں کی ہیں

ا-محدثین کرام کے حالات زندگی کو بیان کرتے وقت وہ بالعموم اختصار سے کام لیں گی اور محدثین کے نام ونسب، لقب اور علمی مقام، ومنزلت پر بات کرتے ہوئے ان کی تصانیف کا تذکرہ کریں گی[38]

2-اس امر کی طرف بھی اشارہ کیا یا کہ بعض اوقات وہ کسی علمی شخصیت کا تذکرہ کریں گی جن کا تعلق علم حدیث کے علاوہ کسی اور فن جیسے تفسیر، فقہ، تاریخ وغیرہ سے ہو[39].

تمہید

تمہید میں انہوں نے نے اندلس کا جغرافیہ، اس میں بسنے والی اقوام، اور اندلس میں اسلام کی آمد کے حوالے سے بات کی۔

منہج الکتاب

1-اس کتاب میں آٹھویں صدی ہجری تک کے محدثین کا ذکر ہے

2-بنیادی اور ابتدائی مصادر کے اوپر پر اعتماد کیا گیا ہے

3-محدثین کے حالات زندگی بتاتے ہوئے بالعموم اختصار سے کام لیا گیا ہے

4-حالات زندگی بتاتے وقت نام نسب کنیت ولادت، زندگی کے بارے میں کچھ معلومات، تصنیفات نعت اور وفات کا کا ذکر ملتا ہے

۵ بعض بعض اوقات اماکن اور بلدان کی تعریف کرتے ہیں اور بعض اوقات نہیں مثال کے طور پر "اکشونیہ" کی تعریف میں یہ لکھا کہ وہ اندلس کا ایک شہر ہے، جبکہ "طلمنکہ" کا ذکر آیا تو اس کی تعریف نہیں کی[40]۔

کتاب کی کی علمی قیمت واہمیت

اس کتاب کی علمی اہمیت کا اندازہ مندرجہ ذیل امور سے کیا جا سکتا ہے

1-اس میں تقریبا سو سے زائد محدثین کرام کے حالات زندگی بیان ہوئے ہیں۔

2-قارئین کے لئے اندلس کی علمی میراث کی بڑے واضح اور جامع انداز میں میں تصویر کشی کی گئی ہے۔

3-بہت سی ایسی کتب حدیث کا تذکرہ ملتا ہے جو عام طور پر مشہور دواوین سنت میں مذکور نہیں۔

4-فن حدیث میں میں اردو زبان میں لکھی جانے والی معدودے چند کتابوں میں سے ایک ہے۔

5-بڑی کثیر تعداد میں حدیث کی کتابوں کا تذکرہ ملتا ہے۔

مبحث سوئم: اسحاق بن راھویہ کی سوانح عمری

a biography kal study of ishaq IGNOU raghave

یہ ایک مختصر کتاب ہے ہے جو تقریبا چالیس صفحات پر مشتمل ہے اس میں مصنفہ نے اسحاق بن راھویہ کے حالات زندگی 'ان کی علم حدیث، فقہ اور تفسیر کے میدان میں خدمات، علمی مناظرے اور اور دیگر علمی کارنامے ذکر کیے ہیں۔

خصوصیات کتاب

1-اسحاق بن راہویہ کے حالات زندگی کا تفصیلی تذکرہ ملتا ہے۔

2-کتاب کی تالیف میں میں بنیادی ماخذ سے تحقیق سے استفادہ کیا گیا ہے۔

3-معلومات کو بہت تحقیقی انداز سے بیان کیا گیا ہے۔

4-اسلوب بیان بڑا سہل اور واضح ہے۔

نتائج اور توصیات

1-"محدثین اندلس" میں سو سے زائد محدثین کرام کا تذکرہ ملتا ہے ہے جو کہ خدمت حدیث کے میدان میں اس مبارک سرزمین کے کردار کی واضح دلیل ہے۔

2-مذکورہ بالا کتاب میں کثیر تعداد میں محدثات کا ذکر بھی ملتا ہے جس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کہ خواتین نے حدیث کی نشر و اشاعت میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔

3-مصنفہ نے اپنی کتاب "مطالعہ حدیث"

(Studies in Hadith) میں میں بہت سی ایسی اسی مصنفات و مسانید کا ذکر کیا ہے ہے جن کی تاحال طباعت نہیں ہوئی, ان کتب کی تحقیق کی طرف 9f توجہ دینی چاہیے تاکہ کہ اس بیش بہا علمی ورثے کا احیا ہو سکے۔

4-اسی طرح مصنفہ نے محدثین اندلس کے تذکرے میں علم حدیث میں لکھی گئی بہت سی کتب کا ذکر کیا ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کتب کی کی تعریف اور ان کی طباعت کا اہتمام کیا جائے تو بلاشبہ یہ ایک بڑی جلیل القدر علمی خدمت ہو گی۔

حوالہ جات وحواشی

[1]- Studies in hadith by Dr Jamila Shaukat , Faculty Of Islamic &Oriental Learning University Of The Punjab,Lahore,Pakistan. (x

[2]- Studies in hadith (xvii-xxiv)

[3]ایضا-، ص91

[4] أحمد بن علي أبو بكر الخطيب البغدادي: تاریخ بغداد: الناشر: دار الكتب العلمية–بيروت، 244/6

[5]ابن حجر العسقلاني، تهذيب التهذيب، مصدر الكتاب: موقع يعسوب [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع] 213/11

[6]شمس الدين محمد بن أحمد الذهبي (؟-748ھ)، ميزان الاعتدال في نقد الرجال، تحقيق: علي محمد معوض وعادل أحمد عبدالموجود، دار الكتب العلمية، بيروت-لبنان

[7]شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد الذَهَبي، سير أعلام النبلاء،

[8]جمیلہ شوکت: مطالعہ حدیث ص136

[9]مصنف حدیث میں تصنیف کی ایک قسم ہے جس میں احادیث کو فقہی ابواب کے اعتبار سے تقسیم کیا جاتا ہے اس لحاظ سے یہ سنن جیسی ہی ہے لیکن اس میں صحابہ اور تابعین کے اقوال بھی کثرت سے مذکور ہوتے ہیں

[10]گولڈ زیہر ایک جرمن یہودی مستشرق جو22جون1850ء کو پیدا ہوا اور13نومبر1921ء کو مرا۔اس نے اسلام پر انتہائی وقیع کام کیا جس نے بعد میں آنے والے مستشرقین کے لیے راہ ہموار کی۔ وہ پیدا ہنگری میں ہوا لیکن بعد میں جرمنی چلا گیا اور جرمن ہی کہلایا(دائرۃ المعارف)

[11]المرجع السابق ص26

[12]أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى: 458ھ) شعب الإيمان

حققه وراجع نصوصه وخرج أحاديثه: الدكتور عبد العلي عبد الحميد حامد أشرف على تحقيقه وتخريج أحاديثه: مختار أحمد الندوي، صاحب الدار السلفية بومباي – الهند،مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض بالتعاون مع الدار السلفية بومباي بالهند،الطبعة:الأولى،1423ھ-2003م(فصل في فضل العلم ونشره،رقم الحديث3،239/1596)

[13]يوسف بن عبد البر النمري(368-463ھ) جامع بيان العلم وفضله، دار الكتب العلمية، بيروت-لبنان، 1398ھ،(43/1)

[14]جمیلہ شوکت: مطالعہ حدیث ص26

[15]ایضا-،75-76

[16]ایضا-،ص2

[17]جمیلہ شوکت: مطالعہ حدیث ص7

[18]ایضا-،ص10

[19]ایضا

[20]اایضا

[21]جمیلہ شوکت: مطالعہ حدیث ص136

[22]ایضا-،ص80

[23]ایضا-،ص82

[24]ایضا-،ص85

[25]ایضا-،135ص

[26]ایضا-،115-131

[27]ایضا-،ص116

[28]ایضا-،ص116-132

[29] ایضا-،ص133-135

[30] جمیلہ شوکت: مطالعہ حدیث ص136

[31] ایضا-،ص165

[32] ایضا

[33] ایضا-،ص166

[34] ایضا-،ص167

[35] ایضا-،ص168-172

[36] جمیلہ شوکت: محدثین اندلس:،طباعت اول2017(ص22-23)

[37] ایضا

[38] ایضا

[39] ایضا

[40] جمیلہ شوکت: مطالعہ حدیث ص220

مصادر و مراجع

1- **يوسف بن عبد البر النمري(368-463هـ)**: جامع بيان العلم وفضله: دار الكتب العلمية، بيروت-لبنان،1398هـ،

2- **أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى: 458هـ)**،

شعب الإيمان: حققه وراجع نصوصه وخرج أحاديثه: الدكتور عبد العلي عبد الحميد حامد أشرف على تحقيقه وتخريج أحاديثه: مختار أحمد الندوي، صاحب الدار السلفية ببومباي – الهند، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض بالتعاون مع الدار السلفية ببومباي بالهند، الطبعة: الأولى، 1423هـ-2003م

3- **شمس الدين محمد بن أحمد الذهبي(؟-748هـ)**، ميزان الاعتدال في نقد الرجال: تحقيق: علي محمد معوض وعادل أحمد عبد الموجود، دار الكتب العلمية، بيروت-لبنان، سنة النشر: 1995م.

5- شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد الذهبي، سير أعلام النبلاء: المحقق: مجموعة محققين بإشراف شعيب الأرناؤوط، مؤسسة الرسالة.

6-ابن حجر العسقلاني، تهذيب التهذيب، مصدر الكتاب: موقع يعسوب [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع

7- أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي البغدادي، المعروف بالخطيب

(392-463ھ=1002-1072م) تاريخ بغداد:

8- محدثین اندلس: دکتورۃ جمیلۃ شوکت یوایم تي الطبعۃ الاولی 2017

9- محمد بن مطر الزهراني: تدوين السنة النبوية نشأته وتطوره، مطتبة الصديق، الطائف

10- محمود الطحان: تيسير مصطلح الحديث مركز الهدى للدراسات

11- أحمد بن علي أبو بكر الخطيب البغدادي: تاريخ بغداد: الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت

1-Studies in hadith by Dr Jamila Shaukat , Faculty Of
Islamic & Oriental Learning University Of The Punjab,Lahore,Pakistan

2-A Biographical Studies Of Ibn Rahwayh,by Dr Jamila Shaukat, Institute OfIslamic Studies Lahore